
THANK YOU,
WORLD

حصہ دوم

دہلیز 11

شکریہ، دنیا

میں ان دہلیزوں کے اختتام پر اسی طرح پہنچا ہوں جیسے میں زندگی میں بہت سی جگہوں پر پہنچا ہوں۔

کسی کامل نقشے کی پیروی کرتے ہوئے نہیں۔

ایک دھاگے کی پیروی کرتے ہوئے۔

کبھی نظر آنے والا۔

کبھی غیر مرئی۔

کبھی اتنا مضبوط کہ میری رہنمائی کر سکے۔

کبھی کسی یاد جتنا باریک۔

جب میں نے یہ راستہ شروع کیا تو میں کوئی داستان تعمیر نہیں کر رہا تھا۔

میں کوئی نظام وضع نہیں کر رہا تھا۔

میں کوئی نشان چھوڑنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

میں بس سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

یہ سمجھنے کی کہ کیوں کچھ لوگ ہمارے اندر جیتے رہتے ہیں۔

یہ سمجھنے کی کہ کیوں کچھ تجربے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتے۔

یہ سمجھنے کی کہ کیوں کچھ زخم تعلیم بن جاتے ہیں۔

یہ سمجھنے کی کہ کیوں وقت بہت کچھ بہا لے جاتا ہے مگر سب کچھ نہیں۔

ہر دہلیز جو تم نے عبور کی ہے، اس تلاش کا ایک حصہ سناتی ہے۔

کوئی نظریہ نہیں۔

کوئی فلسفہ نہیں۔

ایک تلاش۔

کیونکہ زندگی نے مجھے کبھی حتمی سچائیاں نہیں تھمائیں۔

اس نے مجھے ملاقاتیں تھمائیں۔

لوگ۔

ذمہ داریاں۔

نقصانات۔

سفر۔

بیماریاں۔

نئے جنم۔

اور ان میں سے ہر ایک سے میں نے کوئی معنی نکالنے کی کوشش کی ہے۔

میں ہمیشہ کامیاب نہیں ہوا۔

مگر میں کوشش کرتا رہا۔

برسوں کے ساتھ مجھے سمجھ آئی کہ "وہ لوگ جو ٹھہرے رہے" کسی برانڈ سے جنم نہیں لیتی۔

یہ کسی کمپنی سے جنم نہیں لیتی۔

یہ کسی خاندان سے بھی جنم نہیں لیتی۔

یہ ایک سوال سے جنم لیتی ہے۔

ایک زندگی کیسے زمانوں، ملکوں، ثقافتوں اور لوگوں کو عبور کر سکتی ہے بغیر اپنی شناخت کھوئے؟

مجھے جواب نتائج میں نہیں ملا۔

مجھے یہ تعلقات میں ملا۔

کیونکہ ہر انسان ایک مکالمے کا نتیجہ ہے۔

کوئی بھی خود کو اکیلے نہیں بناتا۔

کوئی اکیلے نہیں بڑھتا۔

کوئی خود کو اکیلے نہیں بچاتا۔

ہر راستے کے پیچھے ایک غیر مرئی ہجوم موجود ہوتا ہے۔

اور یہاں پہنچ کر میں آخرکار اس کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں۔

میں ان سب لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے سفر پر کوئی نشان چھوڑا۔

وہ جو ٹھہرے رہے۔

اور وہ جو صرف راستے کے ایک حصے تک ساتھ گزرے۔

وہ جنہوں نے مجھے سکھایا۔

اور وہ جنہوں نے مجھے آزمائش میں ڈالا۔

وہ جنہوں نے مجھ سے محبت کی۔

اور وہ جنہوں نے مجھ سے اختلاف کیا۔

وہ جنہوں نے مجھے مواقع دیے۔

اور وہ جنہوں نے مجھے انہیں خود بنانا سکھایا۔

میں اپنے دادا کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اپنے والد کا۔

اپنی والدہ کا۔

اس کے لیے جو انہوں نے سمجھانے کی ضرورت کے بغیر منتقل کیا۔

میں اپنے خاندان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس بات کے لیے کہ انہوں نے میرے ساتھ نہ صرف آسان دن بانٹے بلکہ سب سے بڑھ کر مشکل دن بھی۔

میں ان عورتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو میری زندگی سے گزریں۔

کئی بار انہوں نے مجھ سے پہلے دیکھ لیا کہ کیا ہو رہا تھا۔

کئی بار انہوں نے مجھے وہ سچائی لوٹا دی جو میں اکیلا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

میں ان ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو راستے میں ملے۔

ان لوگوں کا جن کے لیے میں نے کام کیا، اور ان لوگوں کا جنہوں نے میرے ساتھ کام کیا۔

کیونکہ ان سب نے، مختلف انداز میں، مجھے کچھ سکھایا۔

میں ان ملکوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔

ان شہروں کا جنہوں نے میری میزبانی کی۔

ان ثقافتوں کا جنہوں نے مجھے مختلف زاویے دکھائے۔

انہوں نے مجھے یاد دلایا کہ دنیا ہمارے یقینوں سے کہیں وسیع ہے۔

میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ دکھ سہا۔

کیونکہ بانٹا ہوا درد وہ سبق سکھاتا ہے جو کامیابی نہیں جانتی۔

میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو چلے گئے۔

ان کی غیر موجودگیوں نے اس آدمی کو، جو میں بنا، اتنا ہی تشکیل دیا جتنا موجودگیوں نے۔

میں آزمائشوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ٹھوکروں کا۔

بیماریوں کا۔

ناکامیوں کا۔

خوفوں کا۔

مشکل راتوں کا۔

بے جواب سوالوں کا۔

کیونکہ جب بھی کچھ ٹوٹا، کچھ زیادہ سچا ابھر آیا۔

آج میں اب یہ نہیں مانتا کہ زندگی کو اس سے ناپا جاتا ہے جو وہ فتح کرتی ہے۔

میں مانتا ہوں کہ اسے اس سے ناپا جاتا ہے جو وہ آگے منتقل کرتی ہے۔

اس سے جو وہ دوسروں میں چھوڑ جاتی ہے۔

اس سے جو وہ ممکن بناتی ہے۔

اس سے جو اس وقت بھی زندہ رہتا ہے جب اس کا مصنف منظر کے مرکز میں نہیں رہتا۔

اگر میں وہ بنا ہوں جو میں ہوں، تو یہ کسی ایک فیصلے کی وجہ سے نہیں۔

کسی ایک خوبی کی وجہ سے نہیں۔

کسی ایک شخص کی وجہ سے نہیں۔

یہ ہزاروں عطاؤں کا نتیجہ ہے۔

ملاقاتوں کا۔

عملوں کا۔

لفظوں کا۔

مثالوں کا۔

موجودگیوں کا۔

اس کام پر میرا نام ہے۔

مگر یہ صرف میرا نہیں۔

یہ ان سب کا بھی ہے جنہوں نے، جانے انجانے میں، راستے میں ایک نقش چھوڑا۔

شاید یہی "وہ لوگ جو ٹھہرے رہے" کا آخری مفہوم ہے۔

ایک قصہ نہیں، بلکہ ایک اعتراف۔

یہ اعتراف کہ ہر انسان ایک اجتماعی تعمیر ہے۔

رشتوں کا ایک مجموعہ۔

اثرات کا ایک جغرافیہ۔

رواں دواں ایک یاد۔

اور اگر ان صفحات میں تمہیں کچھ ایسا ملا جو تمہارا اپنا ہے، تو یہ کہانی اب صرف میری نہیں رہی۔

یہ تھوڑی سی تمہاری بھی بن گئی ہے۔

اسی لیے میں الوداع کے ساتھ اختتام نہیں کرتا۔

میں شکرگزاری کے ساتھ اختتام کرتا ہوں۔

ان سب کے لیے جنہوں نے مجھے وہ بننے میں مدد دی جو میں ہوں۔

ان سب کے لیے جو میرے ساتھ ساتھ چلے۔

اور ان سب کے لیے جو یہ سفر جاری رکھیں گے۔